کوروناوائرس کی دہشت
بچاؤ کے لیے دین اسلام کی رہنمائی

آج دنیا بھر میں کوروناوائرس کی وبا ہر عام وخاص کے درمیان موضوع سخن بنی ہوئی ہے، دنیا کے بیشتر ممالک میں لوگ اس سے ڈرے ہوئے ہیں، حکومتی سطح پر اس وائرس سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کی جارہی ہیں، چین کے بعد جنوبی کوریا، اٹلی، برطانیا اور اب دبئ کے بعد ایران میں یہ وبا بہت تیزی سے پھیل چکی ہے، بحرین اور کویت نے ایران سے اپنے شہریوں کو واپس ملک لانے کے بعد ان دونوں خلیجی ممالک بھی اس مرض کی زد میں آچکے ہیں۔ جبکہ سعودی عرب نے اس وبا کے پھیلاؤ کے خطرات سے بچنے کے لیے احتیاطی اقدامات کے طور پر عمرے کے لیے آنے والوں پر عارضی پابندی عائد کردی ہے۔

ایسی صورتحال میں بحیثیت مسلمان ہر فرد کو کسی بھی مصیبت اور وبا کے وقت خدائے تعالی کی رسی کو مضبوطی سے تھام لینا چاہیے اور اس مصیبت و وبا کے حل اور علاج کی تدابیر میں خوف خدا اور شرعی رہنمائی کو مقدم رکھنا چاہیے۔ لہذا اس سلسلے میں موجودہ وقت میں ذیل کی چھ باتیں انتہائی اہمیت کی حامل ہیں۔

دین پر مضبوطی سے جمے رہنا اور اللہ تعالی پر ہی بھروسہ رکھنا:

ہر مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے رب تعالی پر بھروسہ رکھے، اور یہ یقین رکھے کہ تمام امور اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ اس ضمن میں قرآن مجید کی ان آیتوں پر غور کرنا ضروری ہے، ارشاد ہے: مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللَّهِ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ (التغابن: 11)، ترجمہ: کوئی مصیبت اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں پہنچ سکتی، جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے ۔

یقینا ہر چیز اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، اللہ تعالی اگر کسی چیز کو کرنا چاہے تو وہ چیز واقع ہوتی ہے اور اگر وہ نہ چاہے تو دنیا کی کوئی طاقت کسی کو نہ نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ نفع۔

ارشادربانی ہے: قُلْ مَن ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُم مِّنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً} (الأحزاب:17)،

ترجمہ: پوچھیے! تو کہ اگراللہ تعالیٰ تمہیں کوئی برائی پہنچانا چاہے یا تم پر کوئی فضل کرنا چاہے تو کون ہے جو تمہیں بچا سکے (یا تم سے روک سکے ؟۔

اسی طرح ارشاد ہے: إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ۔(الزمر:38)۔

ترجمہ: اگراللہ تعالی مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس کے نقصان کو ہٹا سکتے ہیں؟ یااللہ تعالیٰ مجھ پر مہربانی کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ آپ کہہ دیں کہ اللہ مجھے کافی ہے، توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں}

اور ایک جگہ ارشاد ہے: مَا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍ فَلا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلا مُرْسِلَ لَهُ مِن بَعْدِهِ۔ (فاطر:2)،

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جو رحمت لوگوں کے لئے کھول دے سو اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں اور جس کو بند کر دے سو اس کے بعد اس کا کوئی جاری کرنے والا نہیں۔

اور حدیث میں آیا ہے: وَاعْلَمْ أَنَّ الأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلاَّ بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلاَّ بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الأَقْلاَمُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ (رواه الترمذي وقال : حديث حسن صحيح).

ترجمہ: یہ بات جان لو کہ اگر ساری امت بھی جمع ہوکر تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمہیں اس سے زیادہ کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ تمہیں کچھ نقصان پہنچانے کے لئے جمع ہوجائے تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچاسکتی جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے، قلم اٹھالیے گئے اور (تقدیر کے) صحیفے خشک ہوگئے ہیں)۔

اور حدیث میں ہے :«كَتَبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ» (صحیح مسلم)

ترجمہ: اللہ تعالی نے آسمان وزمین کو بنانے سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کی تقدیریں لکھ دی تھی)۔اور ایک حدیث میں ہے: «إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: اكْتُبْ. قَالَ: رَبِّ وَمَاذَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ». (اللہ تعالی نے سب سے پہلے قلم بنایا، پھر اس سے کہا: لکھو، اس نے کہا: پروردگار کیا لکھوں؟ فرمایا: قیامت تک کے ہر چیز کی تقدیریں لکھ دو)۔

لہذا ہر مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے معاملے کو اللہ کے حوالے کرے، اسی سے امید رکھے اور اسی بھروسہ اور توکل رکھے، اپنے رب تعالی کے علاوہ کسی سے عافیت، شفا اور سلامی کی امید نہ رکھے۔ اللہ تعالی کی طرف رجوع اور اسی کی یاد اور بھروسے سے مسائل حل ہوتے ہیں اور مصیبتیں ٹلتی ہیں۔

{وَمَن يَعْتَصِم بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ} (آل عمران:101).

ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ (کے دین) کو مضبوط تھام لے تو بلاشبہ اسے راہ راست دکھادی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے احکام کا خیال رکھو اللہ تمہاری حفاظت کرے گا:

ہر مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ خدا تعالی کے احکام واوامر کی پابندی اور فرمانبرداری اور منع کردہ کاموں سے اپنے آپ کو دور رکھ کر اللہ تعالی کی بندگی بجالائے، نبی کریم ﷺ نے ابن عباس کو وصیت کرتے ہوئے کہا تھا: احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ ترجمہ: (تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا)۔ لہذا جن کاموں کو کرنے کا حکم دیا گیا ان کی پابندی اور جن سے روکا گیا ان کو ترک کرنا دنیا و آخرت میں بندے کی سلامتی و حفاظت کا سبب ہے۔ اگر بندے پر کوئی مصیبت یا پریشانی آتی ہے تو اس پریشانی و مصیبت کی وجہ سے اللہ تعالی کے نزدیک اس بندے کے درجات بلند ہوتے ہیں، اس سلسلے میں جناب نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے : عَجَبًا لأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاكَ لأَحَدٍ إِلاَّ لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ– (صحیح البانی)

ترجمہ : " مومن کا معاملہ بڑا عجیب ہے،اور اس کا ہر معاملہ یقیناً اس کیلئے خیر کا باعث ہوتا ہے،اور یہ خوبی سوائے مومن کے اور کسی کو نصیب نہیں ہوتی،اگر اسے کوئی خوشی پہنچے تو وہ شکر ادا کرتا ہے،تو وہ اس کیلئے خیر کا باعث بن جاتی ہے، اور اگر اسے کوئی غم پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے، اور یوں وہ بھی اس کیلئے باعثِ خیر بن جاتا ہے "۔

لہذا بندہ مومن اپنی خوشی، غم،مصیبت اور خوشحالی میں ایک خیر سے دوسرے خیر کی طرف بڑھتا ہے،اور یہ صرف بندہ مومن کے لیے ہی ہے،جیسا کہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا : «وَلَيْسَ ذَاكَ لأَحَدٍ إِلاَّ لِلْمُؤْمِنِ». اور یہ خوبی سوائے مومن کے اور کسی کو نصیب نہیں ہوتی۔

اسباب کو اختیار کرنا :

اسلامی شریعت نے اسباب کے استعمال اور علاج کی ترغیب دی ہے، علاج معالجہ اور صحت یابی کی کوشش کرنا اللہ تعالی پر توکل کے منافی نہیں ہے۔اسلامی شریعت نے علاج معالجے کے لیے طب کی دونوعیتوں کی رہنمائی کی ہے،ایک طب وقائی یعنی مرض یا بیماری آنے سے پہلے ہی اس مرض سے بچاؤ کی کوشش کرنا اور دوسری طب علاجی، یعنی مرض لاحق ہونے کے بعد علاج کرنا،ان دونوں طرح کی صورتحال میں اسلام نے امراض کے علاج معالجے کی اجازت دی ہے۔

امراض سے قبل از وقت بچاؤ اور مرض کے لاحق ہونے کے بعد کی صورتحال کے لیے علمائے اسلام نے تحقیقی کتابیں لکھی ہیں، جن میں اصول علاج،اصول شفا اور اصول تداوی وغیرہ شامل ہیں،ان کتابوں میں بندہ مسلم کی دنیا و آخرت میں سلامتی وعافیت کے نسخے بیان کیے گئے ہیں۔اگر آپ علامہ ابن القیم رحمہ اللہ کی تصنیف طب نبوی کا مطالعہ کریں گے تو اس کتاب میں آپ رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث کا علاج و معالجے سے متعلق ایک حیران کن ذخیرہ پائیں گے۔

طب وقائی یا احتیاطی طب :

اس سلسلے میں جناب رسول ﷺ فرماتے ہیں : «مَنِ اصْطَبَحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلاَ سِحْرٌ (صحیح بخاری)،

ترجمہ: جو شخص ہر روز صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیا کرے، اس دن اسے زہر اور جادو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

اورآپ کاارشادہے، سیدنا عثمان بن عفانؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

جو شخص (یہ دعا) صبح شام تین تین دفعہ پڑھے گا اس کو کوئی چیز تکلیف نہیں دے گی:

بِسْمِ اللهِ الّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِيْ الأَرْضِ وَلَا فِيْ السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ العَلِيْمُ،

اس اللہ کے نام سے کہ جس کے نام سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی ذات سننے والی اور جاننے والی ہے۔ (صحیح البانی، حسنہ شعیب الأرناؤوط)

ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ بِالآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ (صحیح البخاری: 5008)

جس نے سورۃ البقرہ کی دو آخری آیتیں رات میں پڑھ لیں وہ اسے ہر آفت سے بچانے کے لیے کافی ہو جائیں گی۔

اور عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا قَالَ فَأَدْرَكْتُهُ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ (صحیح الترمذي:3575).

ترجمہ: ہم ایک بارش والی سخت تاریک رات میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھادیں، چنانچہ میں آپ کو پاگیا، آپ نے کہا: پڑھو تو میں نے کچھ نہ کہا: کہو آپ نے پھر کہا مگر میں نے کچھ نہ کہا۔آپ نے پھر فرمایا: کہو میں نے کہا: کیا کہوں؟آپ نے کہا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور الْمُعَوِّذَتَيْنِ (یعنی سورہ فلق اور سورہ ناس) صبح وشام تین مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ سورتیں تمھیں ہر شر سے بچائیں گی اور محفوظ رکھیں گی۔

اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عمر کی ایک حدیث ہے وہ کہتے ہیں کہ وہ صبح و شام ان دعاؤں کو پڑھنا چھوڑتے نہیں تھے:

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي–(سنن ابوداود: 5074)

ترجمہ: ”اے للہ! میں تجھ سے دنیا وآخرت میں عافیت کا طالب ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے عفو و درگزر کی، اپنے دین و دنیا، اہل و عیال، مال میں بہتری و درستگی کی درخواست کرتا ہوں، اے اللہ! ہماری ستر پوشی فرما۔ اے اللہ! ہماری شرمگاہوں کی حفاظت فرما، اور ہمیں خوف و خطرات سے مامون و محفوظ رکھ، اے اللہ! تو ہماری حفاظت فرما آگے سے، اور پیچھے سے، دائیں اور بائیں سے، اوپر سے، اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں اچانک اپنے نیچے سے پکڑ لیا جاؤں“۔

یہ دعا ہر لحاظ سے بندے کے لیے مکمل حفاظت کا ایک ذریعہ ہے۔

اسی طرح انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنے گھر سے نکلتے ہوئے یہ کہے: "بِسم الله تَوَكَّلتُ على اللهِ، وَلاَ حول ولا قُوَّة إِلَّا بالله " تو (اس وقت) اس سے کہا جاتا ہے: تجھے ہدایت دے دی گئی، تیری طرف سے کفایت کر دی گئی اور تو بچا لیا گیا اور (یہ سن کر) شیطان اس سے پرے ہٹ جاتا ہے"۔ ابو داود کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: "اس پر ایک شیطان دوسرے سے کہتا ہے: اس آدمی پر تمہارا بس کیسے چلے گا جسے ہدایت دے دی گئی، جس کی طرف سے کفایت کر دی گئی اور جسے بچا لیا گیا؟ - (صحیح۔رواه أبوداود والترمذي)

ادویہ کے ذریعے علاج:

یعنی شہد، پیاز اور حکما کی معتمد جڑی بوٹیوں کے ذریعے علاج، عربی زبان میں اس علاج کے لیے الطب العلاجی کی اصطلاح کا استعمال کیا جاتا ہے،اس ضمن میں رسول اللہ ﷺ کے عظیم الشان ارشادات اور نصائح کتابوں میں درج ہیں، یہاں ان احادیث واقوال کو بیان کرنا یاان کی طرف اشارہ کرنا طویل ہوگا، لہذااس سلسلے میں ابن قیمؒ کی تصنیف زادالمعاد کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے جس میں اس موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

افواہوں سے خبردار :

ہر مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ جھوٹی افواہوں کی طرف توجہ نہ دے،اس لیے کہ ایسی صورتحال کے وقت بعض لوگ بہت ساری ایسی باتوں کو پھیلاتے اور ایسی چیزوں کو بیان کرنے لگ جاتے ہیں جن کی نہ کوئی حقیقت ہوتی ہے اور نہ ان کے صحت کی کوئی بنیاد ہوتی ہے،ایسی جھوٹی خبروں اور افواہوں کی وجہ سے لوگوں میں خوف اور دہشت کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔اس لیے ہر مسلمان کا یہ فریضہ ہے کہ وہ افواہوں پر ہرگز توجہ نہ دے اور نہ افواہوں کو دوسروں تک پھیلانے کا ذریعہ بنے۔ جھوٹی باتوں اور افواہوں کے زد میں آنا بھی رب تعالی پر حسن توکل اور کمال ایمان ویقین کے منافی ہے۔

صبر اور ثواب کی امید :

بندہ مسلم کو پہنچنے والی ہر مصیبت چاہے مرض کی شکل میں ہو، یا مال وتجارت میں نقصان کی شکل میں ہو، اگر بندہ مسلم اس مصیبت وپریشانی پر صبر کرتا ہے اور آنے والی اس مصیبت پر اجر وثواب کی امید رکھتا ہے تو یہ مصیبت اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس درجات کی بلندی کا سبب بنتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے: وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوفْ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الأَمَوَالِ وَالأنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ (155) الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُواْ إِنَّا لِلّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعونَ (156)أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ} (البقرة:155-157)،

(ترجمہ: اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیئے۔ جنہیں، جب کبھی کوئی مصیبت

آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔)

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو آزماتا ہے، تاکہ اس کے شکوے، اس کی رونے، اس کی دعاؤں، اور اس کے صبر واستقامت کو سنے اور یہ دیکھے کہ کیا بندہ اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر راضی ہوتا ہے یا نہیں۔ مصائب اور پریشانیوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ بندوں کا امتحان لینا چاہتا ہے، اس لیے جو بھی مرض لاحق اور جو بھی مصیبت وپریشانی آئے بندے کو اس پر اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید باندھے رکھنا چاہیے اور صبر ورضا کے دامن کو تھامے رکھ کر صابرین کے زمرے میں شامل ہونا چاہیے اور جسے اللہ تعالی عافیت سے رکھے اسے اللہ کا شکر کرکے شاکرین کے زمرے میں شامل ہونا چاہیے۔

سب سے بڑی آفت:

سب سے بڑی آفت اور مصیبت دین میں پیدا ہونے والی آفت ہے، یہ دنیا وآخرت کی سب سے بڑی آفت اور مومن کے لیے دنیا آخرت کا سب سے بڑا خسارہ ہے، اگر بندہ مومن کو کوئی مرض لاحق ہو جائے، یا اس کے مال وتجارت میں کوئی بڑا نقصان ہو جائے لیکن اس کا دین وایمان محفوظ رہے تو بندہ مومن کو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیے، بیہقی نے شعب الایمان میں قاضی شریح کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ وہ کہا کرتے تھے: مجھ پر جب کوئی مصیبت وآفت آتی تو میں اس پر چار بار اللہ کا شکر ادا کرتا اور الحمد للہ کہتا، میں الحمد للہ اس لیے کہتا کہ جو مصیبت وآفت آتی وہ اصل مصیبت وآفت سے بڑی نہیں ہوتی، میں الحمد للہ اس لیے کہتا کیونکہ اللہ تعالی نے مجھے مصیبت وآفت پر صبر کی توفیق بخشی، میں الحمد اللہ اس لیے کہتا کیونکہ مصیبت پر مجھے ثواب کی امید کی اللہ تعالیٰ توفیق دیتا اور مصیبت کے وقت میں الحمد للہ اس لیے کہتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میرے دین میں مصیبت نہیں بھیجی۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کے ایمان ویقین کی حفاظت فرمائے اور ہر مسلمان کو دینی اور دنیاوی مصیبتوں، آزمائشوں اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔